Al-Mahdi Research Journal (MRJ)

Vol 5 Issue 5 (July-Sep 2024)

HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y

ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

A Research Analysis of Javed Ahmed Ghamidi's Views on the Miracle of the Splitting of the Moon & Mi'raj

معجزہ شق القمر اور واقعہ معراج پر جاوید احمد غامدی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ

Umer Farooq
MPhil Scholar Superior University, Lahore,

Muhammad Waheed U Zaman
Lecturer Department of Islamic Studies, Superior University, Lahore, Pakistan

Abstract

Allah Almighty granted different miracles to the Prophets, and He clarified their purpose as well. He gave someone a stick, he gave someone the power to bring the dead back to life. In addition, the event of the Shaq-al-Qamar and ascension is included. Quranic verses and many Hadiths related to these miracles have also been recorded. Javed Ahmad Ghamdi who always establish their opinion apart from the public, fabricate their own theory, then interpret the Qur'anic verses according to their own opinion, and try to prove the Hadiths and events are wrong that have come up frequently, why should they not have to go against the position stated by their own teacher? The position of Javed Ahmad Ghamdi is that the hand of the Holy Prophet ﷺ did not issue the Shaq-al-Qamar and the ascension event was not physical either. In this research, I have tried to evaluate these theories in the light of Quran and Sunnah. My method is that first, the ideas of Javed Ahmad Ghamdi were described and his arguments were presented, then they were evaluated in the light of the Qur'an and Sunnah and the opinions of prominent scholars. The purpose of this research is not only to evaluate Javed Ahmad Ghamdi's ideas but also to eliminate the doubts and doubts that are being cast by him regarding miracles in the Ummah. While these are miracles in neither the Ummah Disagreement is not seen even among public scholars.

Keywords: Javaid Ahmd Gamdi, Shaq-ul-Qamar, Miracul.

تعارف

اسلامی تاریخ اور عقائد میں نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے معجزات کا ذکر بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ مختلف اسلامی علماء اور مفکرین نے اپنے اپنے نظریات اور تفاسیر کے ذریعے ان معجزات کی تشریح کی ہے۔ وہ معجزات جو تسلسل اور تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچے ہیں جاوید احمد غامدی ان سے انحراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اپنا ہی منفرد نقطہ نظر پیش کرتے ہیں۔ اس تحقیق جائزہ کا مقصد جاوید احمد غامدی کے نظریات کو سمجھنا، ان کی تفصیلات کا جائزہ لینا اور انہیں دیگر معروف اسلامی علماء کے نظریات کے ساتھ تقابلی مطالعہ کرنا ہے، تاکہ حقیقت واضح ہو جائے۔ یہ تحقیق جائزہ مختلف تفاسیر، کتب، اور علماء کی روشنی میں مکمل کیا جائے گا تاکہ معجزات کے موضوع پر جاوید احمد غامدی کے نظریات کی تفصیل اور منصفانہ تصویر پیش کیا جاسکے۔

معجزے کا پس منظر:

"عجز يعجز (ض) و عجز يعجز (س)"[1] "ترجمہ: کسی کام پر قادر نہ ہونا، طاقت نہ رکھنا، بے بس ہونا" "عن الشئ عجزًا و عجزاناً" "ترجمہ: بے بس ہونا عاجز ہونا کسی بات کو نہ کرسکنا" عجز فلان عن العمل[2] ترجمہ: فلاں شخص اس کام سے عاجز آ گیا۔ معجزات کا صدور اکثر اس طرح ہوتا ہے کہ مخالفین پیغمبر کو جھوٹا سمجھ کر اس سے کوئی غیر معمولی کام کا مطالبہ کرتے ہیں، یہ سوچتے ہوئے کہ وہ اسے پیش نہیں کرسکے گا اور یوں اس کی رسوائی ہوگی اور اس کے دعوے کو جھوٹا ثابت کیا جائے گا۔ لیکن اللہ تعالی اس غیر معمولی کام کو ظاہر کر دیتا ہے، جس سے پیغمبر ﷺ کی رسوائی کے بجائے اس کی سچائی اور حقانیت دنیا پر واضح ہو جاتی ہے۔ اس طرح معجزہ اس کی صداقت کی علامات اور نشانی بن جاتا ہے۔[3]

خرق عادت کے اعتبار سے معجزہ کی اقسام:

فطری قوانین کے خلاف:

واقعات جو عام فطری قوانین کے خلاف ہوں اور ان کی وضاحت معمول کے طریقوں سے نہ ہو سکے، مثلاً عصا کا سانپ بن جانا، چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا، انگلیوں سے پانی کا ابلنا، یا مردہ کا زندہ ہونا، کو معجزات کہتے ہیں۔ یہ غیر معمولی اور مافوق الفطرت واقعات ہیں جو عام طور پر پیغمبروں کے ذریعے اللہ کی قدرت کے اظہار کے لیے ظاہر ہوتے ہیں۔

معجزے کا مخصوص وقت پر ظاہر ہونا:

نفس واقعہ خود غیر معمولی نہیں ہوتا، مگر اس کا مخصوص وقت پر ظاہر ہونا اسے غیر معمولی بنا دیتا ہے۔ جیسے کہ طوفان، زلزلہ یا اندھیری کا آنا، اور کفار کا اپنی تعداد کے باوجود اہل حق سے خوف کھانا وغیرہ یہ تمام واقعات اللہ کی تائید اور نصرت مثالیں ہیں۔

طریقہ ظہور کا غیر معمولی ہونا:

کبھی کبھی واقعات خود معمول کے خلاف نہیں ہوتے اور نہ ہی ان کے ظاہر ہونے کا وقت غیر معمولی ہوتا ہے، مگر ان کے ظہور کا طریقہ غیر معمولی ہوتا ہے۔ جیسے انبیاء کی دعاؤں سے پانی برسنا، بیمار کا ٹھیک ہونا، یا آفات کا ٹل جانا۔ پانی کا برسنا، بیمار کا صحت یاب ہونا، یا آفات کا دور ہونا معمول کی باتیں ہیں اور ان کا کوئی خاص وقت بھی نہیں ہوتا، یہ جو معجزات ظاہر ہوتے ہیں یا ان کا طریقہ اور اسباب عام طور پر سمجھ سے باہر ہوتے ہیں۔ دعا کا قبول ہونا بھی اسی قسم میں آتا ہے یعنی یہ سب چیزیں انسانی سمجھ سے بالاتر ہوتی ہیں اور اللہ کی قدرت سے ممکن ہوتی ہیں۔(4)

واقعہ کا پہلے سے علم ہونا:

کبھی کبھی خود واقعہ یا اس کا ظاہر ہونے کا طریقہ غیر معمولی نہیں۔ ہوتا، بلکہ اس کے بارے میں پہلے سے علم ہونا غیر معمولی ہوتا ہے۔ یعنی واقعہ عام ہوتا ہے، مگر اس کے بارے میں پہلے سے جاننا عجیب ہوتا ہے۔ مثلاً:

"انبیاء کی پیش گویاں ایک دفعہ زور سے آندھی چلی تو حضور ﷺ نے فرمایا یہ آندھی ایک منافق کی موت کیلئے چلی ہے حالانکہ حضور اُس وقت مدینہ سے باہر تھے تو جب لوگ مدینے پہنچے تو پتہ چلا کہ ایک منافق کی آندھی سے موت واقعہ ہو گی۔ اس معجزے میں نہ تو آندھی کا چلنا خلاف عادت ہے اور نہ ہی منافق کا مرنا خلاف اسباب ہے لیکن پہلے سے واقعے کا علم خلاف عادت ہے"۔(5)

اس حدیث کو علامہ شبلی نعمانی صاحب اپنی کتاب سیرت النبی جلد سوئم صفحہ نمبر 187 میں اس حوالے کے ساتھ درج کرتے ہیں۔

جاوید احمد غامدی کے نزدیک معجزہ کی تعریف:

جاوید احمد غامدی کے نزدیک معجزہ سے مراد یہ ہے کہ وہ فعل جو نبی کے ہاتھ میں دے دیا جائے اس کے لیے وہ تعریف کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال پیش کرتے ہیں فرماتے ہیں:

"معجزہ اس فعل کو کہتے ہے جو پیغمبر کے ہاتھ میں دے دیا جائے جسے وہ جب چاہیے استعمال کرے جیسے حضرت موسی علیہ السلام کو عصا کا ملنا اور حضرت عیسی علیہ السلام کا اللہ کے حکم سے مردے کو زندہ کرنا۔"

یہ تعریف بیان کرنے کے بعد جاوید احمد غامدی فرماتے ہیں: "وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا "(6) "ترجمہ: سمندر کو درست کرو"۔

جبکہ جاوید احمد غامدی کے اُستاد امین احسن اصلاحی اور جمہور علماء لغت کے اعتبار سے ترجمہ کرتے ہیں: "اسے ساکن چھوڑ دے "یعنی اللہ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ ان رستوں کو ویسے ہی چھوڑ دے تاکہ بعد میں آنے والی فرعون کی فوج راستہ سمجھ کر آئے اور ہم انہیں غرق کریں۔ جاوید احمد غامدی معجزے کی تعریف بیان کرتے ہوئے وہ قرآن پاک کی آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ حضرت موسی علیہ السلام نے جب سمندر کو پار کیا اپنے قبیلوں کے ساتھ تو اللہ تعالی نے فرمایا اس سمندر کو اپنی حالت میں درست بھی کرو مطلب یہ فعل اب آپ کے ہاتھ میں دے دیا گیا ہے۔ یہ استدلال وہ لفظ "رھوا" سے کرتے ہیں۔ جبکہ "رھوا" کے معنی ہی وہ نہیں ہے جو غامدی صاحب مراد لیتے ہیں بلکہ "رھوا" کے معنی کچھ اور ہے اس استدلال پر غامدی صاحب کا خود ساختہ معنی باطل ہو جاتا ہے، یہاں ایک اور بات غور طلب ہے غامدی صاحب نہ صرف لغت سے راہ فرار اختیار کرتے ہیں بلکہ اپنے استاد مولانا امین احسن اصلاحی کے ترجے سے بھی راہ فرار اختیار کرتے ہیں امین احسن اصلاحی نے وہی ترجمہ کیا جو جمہور علماء نے کیا۔(7)

"رھوا" کی وضاحت:

"رھوا "باب (ن) لفظی معنی نرمی کرنا، "البحر" دریا کا ساکن ہونا۔(8)

"مفتی شفیع صاحب اپنی تفسیر معارف القرآن جلد پنجم لکھتے ہے حضرت موسیٰ علیہ اسلام اور آپکے رفقاء کے پار ہو جانے کے بعد اُن کی خواہش طبعی طور پر یہ ہونی چاہیے تھی کہ دریا دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آجائے تاکہ فرعون کا لشکر پار نہ ہو سکے، اس لئے اللہ تعالی نے انہیں تنبیہ فرمادی کہ خود پار ہونے کے بعد سمندر کو اسکی ہیت پر ساکن چھوڑ دینا اور دوبارہ پانی کے جاری ہونے کی فکر مت کرنا تاکہ فرعون خشک رستہ بنا ہوا دیکھ کر دریا کے بیچوں بیچ پہنچ جائے، اُس وقت ہم دریا کو جاری کر دے گئے اور یہ لشکر ڈوب جائے گا۔(9)

جیسا کہ آیت کے اگلے حصے سے واضع ہے۔ "إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ " ترجمہ: البتہ وہ لشکر ڈوبنے والے ہیں۔(10)

جمہور علماء کے ہاں معجزے کی اصطلاحی تعریف:

معجزہ ایک ایسا غیر معمولی واقعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کسی نبی کی صداقت کے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے دنیا کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔ یعنی، یہ ایک ایسا حیرت انگیز کام ہوتا ہے۔ جسے دیکھ کر لوگوں کو یقین آجائے کہ یہ نبی واقعی اللہ کا پیغمبر ہے۔(11)

معجزہ ایک ایسا غیر معمولی واقعہ ہے جو کسی پیغمبر یا نبی کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے اور جسے اُس وقت کے موجودہ عام اسباب اور قوانین فطرت سے سمجھنا ممکن نہیں ہوتا۔(12)

سادہ الفاظ میں، معجزہ وہ ہوتا ہے جو نبیوں کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے اور جس کے بارے میں لوگ اسے پیش کرنے سے عاجز ہوتے ہیں۔ یعنی یہ وہ چیز ہے جسے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔(13)

قرآن مجید سے آپ کے صاحب معجزہ ہونے کے دلائل:

"وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ"۔(14)

ترجمہ: "اور ہمارے پیغمبر لوگوں کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے"

"فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ"۔(15)

ترجمہ: "اے محمد! تو اپنے پروردگار کے فضل سے کاہن نہیں ہے۔"

CC BY

آنحضرت ﷺ کو خطاب کر کے خدا کفار قریش کا حال بتاتا ہے:

"وَاِذَا رَاَوۡا اٰیَۃً یَّسۡتَسۡخِرُوۡنَ ()وَقَالُوۡۤا اِنۡ ھٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ"۔[16]

ترجمہ: "جب وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو مذاق اڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے"

"قَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ اِنَّ ھٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیۡنٌ"۔[17]

ترجمہ: "کافروں نے کہا یہ محمد ﷺ تو کھلا جادو گر ہے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی آمد کی جو بشارت دی تھی اس کے بعد ہے:

"فَلَمَّا جَآءَھُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ قَالُوۡا ھٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ"۔[18]

ترجمہ: "پس جب وہ آنے والا پیغمبر کھلی آیتیں لے کر آیا تو کافروں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے"

"قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَھُمۡ ھٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ"۔[19]

ترجمہ: "وحق کے منکروں نے جب ان کے پاس حق آیا تو کہا یہ تو کھلا جادو ہے"

"ھَلۡ ھٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ وَاَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ"۔[20]

ترجمہ: "یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو تمہاری ہی طرح ایک آدمی ہیں کیا تم جان بوجھ کر جادو کے پاس آتے ہو۔"

کفار کے ان اقوال سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی بابرکت ذات سے کچھ غیر معمولی اور مافوق العادت واقعات اور علامات ظاہر ہوئی تھیں۔ یہ واقعات اتنے حیرت انگیز اور ماورائی تھے کہ کفار انہیں سمجھنے سے قاصر تھے۔ وہ ان واقعات کی حقیقت کو تسلیم کرنے کے بجائے انہیں کہانت اور جادوگری جیسے الفاظ میں تعبیر دے کر اپنے دل کو تسلی دینے کی کوشش کرتے تھے۔[21]

شق القمر اور غامدی صاحب کا نظریہ:

وہ اس موضوع پر الگ سے کوئی نیا مؤقف قائم نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک اس مسئلے میں محقق علماء کا دو طرح کا نقطہ نظر رہا ہے۔ غامدی صاحب ان میں سے ایک نقطہ نظر کو صحیح سمجھتے ہیں اور اس کی اتباع کرتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر امین احسان اصلاحی نے اپنی تفسیر "تدبر القرآن" اور ابو الاعلی مودودی نے اپنی تفسیر "تفہیم القرآن" میں بیان کیا ہے۔ غامدی صاحب اس مسئلے میں ابو الاعلی مودودی سے مکمل اتفاق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک، چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ ایک غیر معمولی حقیقت ہے، تاہم اس کی نوعیت اور کیفیت کچھ مختلف ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہونا حضور ﷺ کی انگلی مبارک کے اشارے سے نہیں ہوا تھا۔ اور نہ ہی یہ واقعہ کفار کے مطالبے پر پیش آیا تھا بلکہ، یہ ایک عظیم الشان الہی نشانی تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے اظہار کے لئے ظاہر فرمائی تھی۔ اس معجزے میں حضور ﷺ کا کوئی عمل دخل نہیں تھا، بلکہ یہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیر معمولی مظہر تھا۔[22]

شق القمر اور جمہور علماء کا موقف:

جمہور علماء کا موقف یہ ہے کہ شق القمر کا معجزہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک سے رونما ہوا تھا۔ اس واقعے کی تفصیلات میں بیان کیا جاتا ہے کہ مکہ مکرمہ کے کفار، جنہوں نے نبی ﷺ کی رسالت اور پیغام کو جھٹلانے کی ٹھانی ہوئی تھی۔ ایک دن آپ کے پاس آئے اور آپ سے کوئی معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تاکہ وہ آپ کی نبوت پر یقین کر سکیں۔ ان کے اس مطالبے پر حضور اکرم ﷺ نے اللہ تعالی سے دعا کی اور اللہ کے حکم سے اپنی انگلی مبارک کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ یہ ایک ایسا معجزہ تھا جو انسانی عقل و فہم سے بالاتر تھا اور اس کا مشاہدہ کرنے والے کفار بھی ششدر رہ گئے۔ اس وقت آسمان میں موجود چاند صاف طور پر دو حصوں میں بٹا ہوا نظر آیا، اور اس واقعے کو مکہ اور اس کے گرد و نواح کے لوگ بھی دیکھ سکتے تھے۔[23]

شق القمر اور غامدی صاحب کے دلائل:

شق القمر سے متعلق جاوید احمد غامدی بھرپور دلائل دیتے ہیں اور ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اپنے موقف کو ثابت کریں اب چاہے وہ اس کے لیے لغت سے انحراف کریں یا پھر اپنے ہی استاد کی لکھی ہوئی بات سے انحراف کریں پہلے وہ قرآن پاک سے استدلال اس آیت کے ذریعے کرتے ہیں:

"اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَ انۡشَقَّ الۡقَمَرُ ()وَ اِنۡ یَّرَوۡا اٰیَۃً یُّعۡرِضُوۡا وَ یَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ"۔[24]

ترجمہ: قیامت کی گھڑی تقریب قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ مگر ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں منہ موڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ تو چلتا ہوا جادو ہے۔

"عن عبداللہ بن مسعود قال: انشق القمر علی عھد رسول اللہ شقین فقال النبی اشھدو"۔[25]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے فرمایا چاند پھٹ گیا حضور ﷺ کے زمانے میں دو ٹکڑوں میں تو حضور ﷺ نے فرمایا (صحابہ سے) تم گواہ رہو۔

اگر کچھ دیر کے لیے غامدی صاحب کا موقف مان لیا جائے تو پھر یہاں لفظ "سحر مستمر" کہاں جائے گا؟ کیا کبھی مشرکین مکہ نے اللہ کی جانب بھی جادو کا اشارہ کیا ہے؟ جادو کی نصبت وہ ہمیشہ آپکی جانب کرتے تھے اس آیت سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کے غامدی صاحب کو غلطی لگی۔

"عن عبد الله بن مسعود قال انشق القمر ونحن بمكة فقال كفار قريش من أهل مكة هذا سحر سحرنا به ابن أبي كبشة ، فانظروا إلى السفاريا تونكم ، فان أخبر وكم أنهم رأوا مثل ما رأيتم، والا فقد كذبتم قال قما جاء هم أحد من وجه من الوجوه إلا أخبرهم أنهم رأوا مثل ما رأوا"۔[26]

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ چاند پھٹ گیا اور ہم اس وقت مکہ میں تھے۔ تو اہل مکہ میں سے منکرین قریش نے کہا یہ جادو ہے جو ابن ابی کبشہ نے ہم پر کیا تو تم مسافروں کا انتظار کرو جو تمہارے پاس آئے گے اگر وہ تمہیں خبر دیں کہ انہوں نے وہی دیکھا جیسا کہ

تم نے دیکھا (تو مان لینا) ورنہ جھٹلا دینا جو شخص جس جہت سے بھی آیا اور اس نے کہا ہم نے بھی وہی دیکھا جو تم نے دیکھا۔ اس حدیث کو عبد اللہ الاعظمی صاحب اپنی کتاب الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل میں مذکورہ حوالے کے ساتھ درج کرتے ہیں۔

"عن أنس بن مالك أنه حدثهم أن أهل مكة سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يريهم آية، فأراهم القمر شقتين ،حتى رأوا حراء بينهما"۔[27]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہے کہ اہل مکہ نے حضور سے سوال کیا کہ حضور ﷺ انکو کوئی نشانی دیکھائے تو آپ نے انکو چاند دو ٹکڑے کر کے دیکھا دیا۔ حالانکہ حرا پہاڑ چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان تھا۔

" عن ابن عمر قال انفلق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله ﷺ اشهدوا "۔[28]

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں چاند پھٹ گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا گواہ رہو۔

کتاب "الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل" جو عبد اللہ الاعظمی کی تصنیف ہے میں جلد نمبر 8، صفحہ 698 پر درج ذیل روایات موجود ہیں۔ جاوید احمد غامدی کے نزدیک یہ روایات درست ہیں۔ غامدی صاحب ان روایات کو معتبر تسلیم کرتے ہیں۔ اور ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان تمام احادیث اور آیت قرآنی سے غامدی صاحب اس طرح استدلال کرتے ہے کہ انکے ظاہری معنی کو مراد لیتے ہے ان تمام روایات سے ان کے نزدیک چاند کا دو ٹکڑے ہونا تو ثابت ہے لیکن کفار کے مطالبے اور حضور ﷺ کے ہاتھ سے دو ٹکڑے ہونا ثابت نہیں اور حضرت انس والی صریح حدیث کی وہ تاویل کرتے ہے۔[29] اور صاحب کتاب یعنی عبد اللہ الاعظمی صاحب کا موقف بھی وہی ہے جو جمہور علماء کا ہے یعنی غامدی صاحب کے برخلاف۔

شق القمر اور جمہور علماء کے دلائل:

"اقتربت الساعة وانشق القمروان يروااية يعرضواويقولواسحرمستمر" ان آیات کی تفسیر میں مفتی محمد تقی عثمانی صاحب لکھتے ہے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک اہم نشانی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ ہے جو حضور ﷺ کے ہاتھوں ظاہر ہوا۔ یہ واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ ایک چاندنی رات میں مکہ مکرمہ کے کافروں نے حضور ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا۔ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے چاند کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا، جن میں سے ایک ٹکڑا پہاڑ کے مشرقی جانب اور دوسرا مغربی جانب چلا گیا۔ پھر حضور ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ گواہ رہو۔[30]

"عن انس بن مالك ، وقال لی خليفة حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن انس بن مالك رضي الله عنه انه حدثهم أن أهل مكة سألو رسول الله ﷺ ان يريهم آية فأراهم انشقاق القمر"۔[31]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، ان سے سعید نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ والوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ نہیں معجزہ دکھائیں تو آپ نے شق القمر کا معجزہ یعنی چاند کا پھٹ جانا ان کو دکھایا۔

"عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال انشق القمر على عهد رسول الله ﷺ شقتين فقال النبی صل لله عليه وسلم اشهدوا"۔[32]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند کے پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گئے تھے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگو اس پر گواہ رہنا۔

"عن عبد الله قال انشق القمر على عهد رسول الله ﷺ بشقتين فقال رسول الله ﷺ اشهدوا"۔[33]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ) سے روایت کی، کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند تقسیم ہو کر دو ٹکڑے ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا (لوگو اس کو دیکھ لو اور) گواہ ہو جاؤ"

"عن عبد الله بن مسعود قال بينما نحن مع رسول الله ﷺ بمنى إذا انفلق القمر فلقتين فكانت فلقة وراء الجبل وفلقة ذونة فقال لنا رسول الله ﷺ اشهدوا "۔[34]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، کہا، ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منی میں موجود تھے کہ چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے (نظر آتا) تھا اور دوسرا ٹکڑا اس سے آگے (دوسری طرف نظر آتا) تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: (اس کے) گواہ بن جاؤ"

"عن انس بن مالك انه حدثهم أن أهل مكة سألوا رسول الله ﷺ ان يريهم أية، فاراهم القمر شقتين ، حتى راوا حراء بينها "۔[35]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہے کہ اہل مکہ نے حضور سے سوال کیا کہ حضور ﷺ کوئی نشانی دیکھائے تو آپ نے انکو چاند دو ٹکڑے کر کے دیکھا دیا حلانکہ حرا پہاڑ چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان تھا۔

اس حدیث کے بارے میں عبد اللہ الاعظمی صاحب اپنی کتاب (الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل) میں لکھتے ہیں کہ حضرت انس کی عمر اُس وقت چار یا پانچ سال تھی اور ممکن ہے کہ حضرت انس بھی ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے چاند کے دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔[36]

واقعہ معراج اور غامدی کا نظریہ:

غامدی صاحب کے مطابق واقعہ معراج ایک خواب یعنی رؤیا تھا، نا کہ بیداری کی حالت میں پیش آنے والا واقعہ ان کے نزدیک یہ واقعہ دراصل چار مختلف واقعات کا مجموعہ ہے جنہیں عام طور پر ایک واقعہ سمجھا جاتا ہے۔ اس نظریے کی بنیاد ان کے استاد محترم امین احسن اصلاحی کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ غامدی صاحب کی تشریح کے مطابق، قرآن اور احادیث میں مذکور مختلف معراج

CC BY

کے واقعات کو ایک خواب کی شکل میں بیان کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق، حضور ﷺ نے یہ واقعہ خواب میں دیکھا جسے اللہ تعالی نے آپ کو خاص معانی اور نشانیوں کے ساتھ دکھایا۔ ان کے نزدیک یہ خواب اللہ کی طرف سے ایک روحانی تجربہ تھا جو حقیقت کے بجائے تعبیر کی صورت میں پیش آیا۔ غامدی صاحب کا یہ نقطہ نظر قرآن کی اس آیت پر مبنی ہے جس میں لفظ "رؤیا" استعمال ہوا ہے، جو عام طور پر خواب کے معنی میں آتا ہے۔ یہ نقطہ نظر روایتی عقیدے سے مختلف ہے جو کہتا ہے کہ معراج بیداری کی حالت میں پیش آیا تھا۔[37]

جمہور علماء کا مؤقف:

معراج کا واقعہ اسلام کی تاریخ اور عقائد میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور جمہور علماء کے نزدیک یہ ایک عظیم معجزہ ہے۔ حضور ﷺ کو معراج جسمانی اور بیداری کی حالت میں کرائی گئی تھی جمہور علماء کا ایمان ہے کہ یہ واقعہ بیداری اور جسمانی طور پر ہوا، کیونکہ قرآن وحدیث کی متعدد نصوص اس کی تائید کرتی ہیں۔ یہ واقعہ نہ صرف حضور ﷺ کی نبوت کی سچائی کا ثبوت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا بھی مظہر ہے۔[38] تفسیر قرطبی کے مطابق اسراء کی احادیث متواتر ہیں، جس کی تصدیق میں نقاش نے پچیس صحابہ کرام کی روایات نقل کی ہیں۔ قاضی عیاض نے اپنی کتاب "الشفاء" میں مزید تفصیل سے بیان کیا ہے امام قرطبی اور امام ابن کثیر نے بھی اپنی تفاسیر میں ان روایات کا ذکر (جرح وتعدیل) کے ساتھ کیا ہے اور ان روایات کو بیان کرنے والے پچیس صحابہ کرام کے نام بھی ذکر کیے ہیں: "1 حضرت عمر 2 حضرت علی 3 حضرت عبد اللہ بن مسعود، 4 حضرت ابوزر غفاری، 5 حضرت مالک بن صعصعہ، 6 حضرت ابوہریر، 7 حضرت ابوسعید، 8 حضرت ابن عباس، 9 حضرت شداد بن اوس، 10 ابی بن کعب، 11 عبد الرحمن قرط، 12 ابو حیہ، 13 ابولیلے، 14 عبد اللہ بن عمر، 15 جابر بن عبد اللہ، 16 حذیفہ بن یمان 17 بریدہ، 18 ابوایوب انصاری، 19 ابولعامہ، 20 سمرہ بن جندب، 21 ابوالحمر اور 22 صہیب الرومی 23 ام ہانی، 24 عائشہ ام المومنین، 25 اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم اجمعین" اس کے بعد ابن کثیر نے فرمایا ہے۔ "فحدیث الاسراء اجمع علیه و المسلمون واعرض عنه الزنادقة وللملحدون" ترجمہ: واقعہ اسراء کی حدیث پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے صرف ملحد وزندیق لوگوں نے اس کو نہیں مانا۔

غامدی صاحب کے دلائل:

"سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ"۔[39]

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو لے گئی ایک شب مسجد حرام سے اس دور والی مسجد تک جس کے ارد گرد کو ہم نے برکت بخشی تاکہ اس کو اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں بیشک سمیع وبصیر وہی ہے۔

"وَ مَا جَعَلۡنَا الرُّءۡیَا الَّتِیۡۤ اَرَیۡنٰکَ اِلَّا فِتۡنَۃً لِّلنَّاسِ"۔[40]

ترجمہ: اور ہم نے اس رؤیا کو جو ہم نے تمھیں دکھائی لوگوں کے لیے فتنہ ہی بنادی۔

"حدثنا عبد العزيز بن عبدالله حدثني سليمان عن شريک بن عبد الله انه قال سمعت انس بن مالک يقول ليلة اسرى برسول الله ﷺ من مسجد الكعبة انه جاء ه ثلاثة نفر قبل ان يو حى اليه وهو نائم في مسجد الحرام فقال اولهم ايهم هو فقال اوسطهم هو خير هم فقال آخر هم خذو ا خير هم فكانت تلک الليلة فلم يرهم حتى اتوه ليلة اخرى فيما يرى قلبه وتنام عينه ولا ينام قلبه وكذالک الانبياء تنا م اعينهم ولا تنام قلوبهم ---- الخ"۔[41]

ترجمہ: "ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا ان سے شریک بن عبد اللہ بن ابی نے بیان کیا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد کعبہ سے معراج کے لیے لے جایا گیا کہ وحی آنے سے پہلے آپ کے پاس فرشتے آئے حضور مسجد میں سوئے ہوئے تھے ان میں سے ایک نے پوچھا وہ کون ہے دوسرے نے کہا وہ ان میں سب سے بہتر ہے تیسرے نے کہا ان میں جو سب سے بہتر ہے لے لو اس رات کو بس اتنا ہی واقعہ پیش آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد انہیں نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جبکہ آپکا دل دیکھ رہا تھا اور آپکی آنکھیں سو رہی تھیں، لیکن دل نہیں سو رہا تھا۔ انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے انکی آنکھیں سوتی ہیں لیکن انکے دل نہیں سوتے۔"

جس حدیث سے غامدی صاحب استدلال کر رہے ہیں اس میں خود لفظ "لیلة اخری" ہے جسکا معنی ہے جبرائیل دوسری رات پھر تشریف لائے جبکہ غامدی صاحب کے نزدیک وہ محض ایک مرتبہ آئے، نیز غامدی صاحب اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ حدیث کے شروع میں بیان ہوتا ہے کہ حضور ﷺ مسجد میں ہوئے ہوتھے، جبکہ آپ کا دل جاگ رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سو رہی تھیں۔ پھر واقعہ معراج کا ذکر ہوتا ہے، جس کے بعد جب آپ بیدار ہوئے تو تب بھی آپ مسجد میں ہی تھے۔ اس سے غامدی صاحب یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ یہ واقعہ ایک روحانی تجربہ تھا، جو خواب کی حالت میں پیش آیا، نہ کہ جسمانی سفر۔[42]

واقعہ معراج اور جمہور علماء کے دلائل:

"سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ"۔[43]

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کو گھیر رکھا ہے ہماری برکت نے تاکہ دکھلائیں اسکو کچھ اپنی قدرت کے نمونے وہی ہے سننے والا دیکھنے والا۔

حضرت مفتی صاحب کی تفسیر کے مطابق، اس آیت میں واقعہ معراج کا ذکر ہے، جو حضور ﷺ کا خصوصی اعزاز اور معجزہ ہے۔ لفظ "اسری" کا مطلب رات کو لے جانا ہے اور "لیلا" کے ذریعے واضح کیا گیا کہ یہ سفر رات کے کچھ حصے میں ہوا۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر "اسراء" اور وہاں سے آسمانوں تک کا سفر "معراج" کہلاتا ہے۔[44]

قرآن مجید اور احادیث کے مطابق، "اسراء" اور معراج کا سفر روحانی نہیں بلکہ جسمانی تھا اور بیداری کی حالت میں ہوا۔ لفظ "سبحان" کسی عظیم واقعے کی نشاندہی کرتا ہے، اور اگر یہ خواب میں ہوتا تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہ ہوتی۔ لفظ "عبد" بھی جسم اور روح دونوں کے مجموعے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ حضرت ام ہانی کے مشورے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ یہ واقعہ جسمانی تھا، کیونکہ اگر یہ خواب ہوتا تو لوگوں کی تکذیب کا کوئی امکان نہ ہونا۔ جمہور امت کے نزدیک "رؤیا" کا لفظ بھی رویت کے معنی میں ہے، اور اگر اسے خواب بھی مان لیا جائے تو یہ بعید نہیں کہ اس سے پہلے یا بعد میں روحانی معراج بھی ہو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عائشہ کی روایات بھی درست ہیں، لیکن ان سے یہ لازم نہیں آتا کہ معراج جسمانی طور پر نہیں ہوئی، جو کہ دیگر روایات سے ثابت ہے۔

اس واقعے سے متعلق بہت سی احادیث ہیں جو متواتر کا درجہ رکھتی ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

”حدثنا انس بن مالك عن مالك بن صعصعة رضي الله عنهما قال : قال النبی ﷺ بينا انا عند البيت بين النائم واليقظان الخ“۔[45]

ترجمہ: ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا اور ان سے مالک بن صعصعہ نے بیان کیا، کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ بیت اللہ کے قریب نیند اور بیداری کی حالت میں تھا۔

”عن انس بن مالك ، قال : كان ابو ذر يحدث أن رسول الله ﷺ قال :فرج عن سقف بيتي وأنا بمكة، فنزل جبريل ﷺ ، ففرج صدري ، الخ“۔[46]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوذر غفاری سے روایت کی وہ فرماتے تھے کہ حضور نے فرمایا: میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اسوقت میں مکہ میں تھا پھر جبرائیل اترے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا۔

”عن عبد الله قال لما أسري برسول الله ﷺ انتهى به إلى سدرة المنتهى وهي في السماء السادسة الخ “۔[47]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کروائی گئی تو آپکو سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا اور وہ چھٹے آسمان میں ہے۔

”قال حدثنا أنس بن مالك أن رسول الله ﷺقال أتيت بدابة فوق الحمار ودون البغل خطوها عند منتهى قرنهافر كبت و معي جبريل عليه السلام فسرت فقال انزل فصل ففعلت ، الخ “۔[48]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا اسکا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں اسکی نظر پہنچتی تھی، میں جبرائیل کے ساتھ اس پر سوار ہو گیا میں کچھ دیر چلا تو جبرائیل نے کہا اُترو نماز پڑھو میں نے نماز پڑھی۔

خلاصہ بحث:

واقعہ شق القمر ہو یا پھر واقعہ معراج ہو دونوں آپ علیہ السلام کے معجزات ہیں اور امت میں کبھی بھی ان معجزات کو لیکر اختلاف نہیں پیدا ہوا، جمہور علماء اور تواتر کے ساتھ لوگ اسکو قبول کرتے آئے ہیں اور نقل کرتے آئے ہیں جیسے آپنے دلائل میں دیکھا کے ان معجزات پر احادیث و قرآنی آیات بھی وارد ہوئی ہیں۔ جاوید احمد غامد صاحب نے ہمیشہ اپنا موقف جمہور سے الگ ہی رکھا ہے، وہ پوری کوشش کرتے ہیں کے اپنا موقف اُمت پر چسپاں کریں اب چاہے اس کے لیے انہیں احایث کو رد کرنا پڑے یا پھر قرآنی آیات کا من پسند ترجمہ کرنا پڑے یہاں تک کہ اپنے ہی استاد کے بیان کردہ ترجمہ و موقف کے خلاف ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ (ان کے استاد کا ذکر اس لیے بھی بار بار کیا جارہا ہے چونکہ یہ اکثر انکا نام لے کر فرماتے ہین ”استاد نے بھی یہی کہا“) اُوپر تحقیق میں کی گئی بحث سے یہ حاصل ہوتا ہے کے نہ صرف غامدی صاحب ترجمہ تبدیل کرتے ہیں بلکہ لغت کی کتابوں کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے اپنا ہی ایک لغوی و اصطلاحی معنی بیان کرتے ہیں خود ساختہ خیالات کو شامل کر کے پورے واقعات کو مسخ کر دیتے ہیں ہمیشہ انکا یہی طریقہ کار رہا ہے۔ واقعہ معراج النبی ﷺ نہ صرف قرآن سے بلکہ احادیث سے بھی ثابت ہے، اسی طرح شق القمر آپ ﷺ کے دست مبارک سے صادر ہوا، قرآن و سنت و جمہور کے دلائل کی روشنی میں ثابت کیا گیا جس سے حضرت نے انحراف کیا۔

CC BY

حوالہ جات

1 ۔ کیرانوی، وحید الزمان مولانا، القاموس الوحید، مترجم، عمید الزماں، طبع، اول 2001، ناشر، ادارہ اسلامیات لاہور کراچی، ص:1049
2 ۔ معلوف، لوئیس، امنجد، مترجم مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، طبع 2009، ناشر، مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ سٹریٹ اردو بازار لاہور، باب عین، ص:538
3 ۔ علامہ شبلی نعمانی، سیرت النبی، ص:81
4 ۔ علامہ شبلی نعمانی، سیرت النبی، ص:187
5 ۔ مسند امام احمد ج:3، ص:341 تا 347
6 ۔ الدخان:24
7 ۔ اصلاحی، امین احسن، تدبر القرآن، طبع:2009، ناشر فران فاؤنڈیشن سیکنڈ فلور علق پریس بلڈنگ، ج:4، ص:۲۷۹
8 ۔ لوئیس معلوف، المنجد، ص:318
9 ۔ عثمانی، مفتی محمد شفیع مولانا، معارف القرآن، طبع جدید 2008، ناشر مکتبہ معارف القرآن کراچی، ج:۷، ص:767
10 ۔ الدخان:24
11 ۔ نعمانی، شبلی علامہ مولانا، سیرت النبی، طبع 2012، ناشر محمد سرور عاصم مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ج:3، ص:40
12 ۔ علامہ شبلی نعمانی، سیرت النبی، ص:139
13 ۔ مالکی، قاضی عیاض بن موسیٰ، الشفاء، مترجم، سید احمد علی شاہ بٹالوی، طبع اول 2001، ناشر: فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ص:244
14 ۔ المائدہ:32
15 ۔ الطور:29
16 ۔ الصافات:14، 15
17 ۔ یونس:02
18 ۔ الصف:06
19 ۔ احقاف:07
20 ۔ الانبیاء:03
21 ۔ علامہ شبلی نعمانی، سیرت النبی، ص:322
22 ۔ مودودی، ابوالاعلیٰ مولانا، تفہیم القرآن، ناشر ادارہ ترجمان القرآن لاہور، ج:5، ص:229
23 ۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، طبع جدید 2011، ناشر: مکتبہ معارف القرآن، ص:1639
24 ۔ القمر:2، 1
25 ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مکتبہ اردو شاملہ، حدیث نمبر:3636، ومسلم: حدیث نمبر:7074
26 ۔ صحیح رواہ ابوداود الطیالسی (293) والبزار (1981) والشاشی فیی مسندہ (404)
27 ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مکتبہ اردو شاملہ، حدیث نمبر:3868، ومسلم: حدیث نمبر 7076
28 ۔ ترمذی حدیث نمبر 2182
29 ۔ غامدی، جاوید احمد، پروگرام: جاوید احمد غامدی کی دینی فکر پر اعتراضات کا علمی و تحقیقی جائزہ، عنوان: شق القمر (چاند دو ٹکڑے ہونے) کا واقعہ: ویڈیو پارٹ:1، اپلوڈ تاریخ:29 اپریل 2023، تاریخ استفادہ:30 جولائی، 2024
https://youtu.be/mrJvQXBEy20?si=6JbO1sBPbQDV5wsl
30 ۔ مفتی تقی عثمانی، آسان ترجمہ قرآن، ص:1639
31 ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مکتبہ اردو شاملہ، حدیث نمبر:3637، وفیی مسلم:7076
32 ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مکتبہ اردو شاملہ، حدیث نمبر:3636
33 ۔ مسلم، مسلم بن حجاج القیشری نیشاپوری، صحیح مسلم، مکتبہ اردو شاملہ، حدیث نمبر:7071
34 ۔ صحیح مسلم: رقم الحدیث:7072
35 ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مکتبہ اردو شاملہ، حدیث نمبر:3868، ومسلم حدیث نمبر:2802
36 ۔ الاعظمی، عبد اللہ، اجامع الکامل، فیی الحدیث الصحیح الشامل، ناشر دار السلام للنشر والتوزیع، ج:8 ص:698
37 ۔ اصلاحی، امین احسن، تدبر القرآن، طبع:2009، ناشر فران فاؤنڈیشن سیکنڈ فلور علق پریس بلڈنگ، ج:4، ص:475
38 ۔ مفتی محمد شفیع صاحب، معارف القرآن، ج:5، ص:439
39 ۔ بنی اسرائیل:01
40 ۔ بنی اسرائیل:60
41 ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مکتبہ اردو شاملہ، حدیث نمبر:7517
42 ۔ غامدی، جاوید احمد، پروگرام: واقعہ معراج راویوں کا وہم، عنوان: واقعہ معراج کی وضاحت، اپلوڈ ویڈیو:4 فروری، 2023، تاریخ استفادہ:31 جولائی 2024
https://youtu.be/VKx6Jv13O7w?si=nebGHWGAJ-kL3Mys
43 ۔ بنی اسرائیل:01
44 ۔ مفتی محمد شفیع صاحب، معارف القرآن، ج:5، ص:438 تا 439
45 ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مکتبہ اردو شاملہ، حدیث نمبر:3207
46 ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، مکتبہ اردو شاملہ، حدیث نمبر:349
47 ۔ نسائی، احمد بن اشعیب بن علی، سنن نسائی، مکتبہ اُردو شاملہ، حدیث نمبر:452
48 ۔ نسائی، احمد بن اشعیب بن علی، سنن نسائی، مکتبہ اُردو شاملہ، حدیث نمبر:451

1. Kiranwi, Wahid Uz-Zaman Maulana,Al-Qamoos Al-Waheed, translated by Ameen Uz-Zaman, First Edition 2001, Publisher: Idara Islamiyat Lahore Karachi, p. 1049.
2. Ma'luf, Louis,Al-Munjid, translated by Maulana Abdul Hafeez Baliyavi, Edition 2009, Publisher: Maktaba Qudosiya Rahman Market Street, Urdu Bazaar, Lahore, Section 'Ayn,' p. 538.
3. Surah Ad-Dukhan, 24
4. Islahi, Amin Ahsan,Tadabbur-e-Quran, Edition: 2009, Publisher: Farhan Foundation Second Floor, Al-Haq Press Building, Vol. 4, p. 279.
5. Louis Ma'luf,Al-Munjid, p. 318.
6. Usmani, Mufti Muhammad Shafi Maulana,Ma'ariful Quran, New Edition 2008, Publisher: Maktaba Ma'ariful Quran Karachi, Vol. 7, p. 767.

CC BY

7. Surah Ad-Dukhan, 24
8. Nu'mani, Shibli Allama Maulana,Seerat-un-Nabi, Edition 2012, Publisher: Muhammad Sarwar Asim, Maktaba Islamia opposite Rahman Market, Ghazni Street, Urdu Bazaar, Lahore, Vol. 3, p. 40.
9. Allama Shibli Nu'mani,Seerat-un-Nabi, p. 139.
10. Maliki, Qadi Iyad bin Musa,Ash-Shifa, translated by Syed Ahmad Ali Shah Batalvi, First Edition 2001, Publisher: Farid Book Stall, Urdu Bazaar Lahore, p. 244.
11. Allama Shibli Nu'mani,Seerat-un-Nabi, p. 81.
12. Allama Shibli Nu'mani,Seerat-un-Nabi, p. 187.
13. Musnad Imam Ahmad, Vol. 3, pp. 341-347.
14. Surah Al-Ma'idah, 32
15. Surah At-Tur, 29
16. Surah As-Saffat, 14-15
17. Surah Yunus, 2
18. Surah As-Saff, 6
19. Surah Al-Ahqaf, 7
20. Surah Al-Anbiya, 3
21. Allama Shibli Nu'mani,Seerat-un-Nabi, p. 322.
22. Maududi, Abul A'la Maulana،Tafheem-ul-Quran, Publisher: Idara Tarjuman-ul-Quran Lahore, Vol. 5, p. 229.
23. Usmani, Mufti Muhammad Taqi,Aasan Tarjuma Quran, New Edition 2011, Publisher: Maktaba Ma'ariful Quran, p. 1639.
24. Surah Al-Qamar, 1-2
25. Bukhari, Muhammad bin Ismail,Sahih Bukhari,Maktaba Urdu Shamila, Hadith No: 3636, and Muslim, Hadith No: 7074.
26. Sahih,narrated by Abu Dawood Tayalisi (293), Al-Bazzar (1981), and Al-Shashi in his Musnad.(404)
27. Bukhari, Muhammad bin Ismail,Sahih Bukhari Maktaba Urdu Shamila, Hadith No: 3868, and Muslim, Hadith No: 7076.
28. Tirmizi Hadith: 2182.
29. Ghamidi, Javed Ahmed, Program: A Scientific and Scholarly Review of the Objections to Javed Ahmed Ghamidi's Religious Thought, Title: The Incident of the Splitting of the Moon, Video Part: 1, Uploaded on: April 29, 2023, Accessed on: July 30, 2024.
https://youtu.be/mrJvQXBEy20?si=6JbO1sBPbQDV5wsl
30. Mufti Taqi Usmani,Aasan Tarjuma Quran, p. 1639.
31. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Maktaba Urdu Shamila, Hadith No: 3637, and Muslim: 7076.
32. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Maktaba Urdu Shamila, Hadith No: 3636.
33. Muslim, Muslim bin Hajjaj Al-Qushayri Al-Nishapuri, Sahih Muslim, Maktaba Urdu Shamila, Hadith No: 7071.
34. Sahih Muslim: Hadith No: 7072.
35. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Maktaba Urdu Shamila, Hadith No: 3868, and Muslim Hadith No: 2802.
36. Al-A'zami, Abdullah, Al-Jami' Al-Kamil, Fi Al-Hadith Al-Sahih Al-Shamil, Publisher: Dar Al-Salam Li Al-Nashr Wa Al-Tawzi', Vol. 8, p. 698.
37. Islahi, Amin Ahsan, Tadabbur-e-Quran, Edition: 2009, Publisher: Farhan Foundation Second Floor, Al-Haq Press Building, Vol. 4, p. 475.
38. Mufti Muhammad Shafi Sahib, Ma'ariful Quran, Vol. 5, p. 439.
39. Surah Al-Isra, 1
40. Surah Al-Isra, 60
41. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Maktaba Urdu Shamila, Hadith No: 7517.
42. Ghamidi, Javed Ahmed, Program: The Incident of Mi'raj: A Misconception of the Narrators, Title: Explanation of the Incident of Mi'raj, Uploaded Video: February 4, 2023, Accessed on: July 31, 2024.
https://youtu.be/VKx6Jv13O7w?si=nebGHWGAJ-kL3Mys
43. Surah Al-Isra, 1
44. Mufti Muhammad Shafi Sahib, Ma'ariful Quran, Vol. 5, pp. 438-439.
45. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Maktaba Urdu Shamila, Hadith No: 3207
46. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Maktaba Urdu Shamila, Hadith No: 349.
47. Al-Nasa'i, Ahmad bin Shu'ayb bin Ali, Sunan Al-Nasa'i, Maktaba Urdu Shamila, Hadith No: 452.
48. Al-Nasa'i, Ahmad bin Shu'ayb bin Ali, Sunan Al-Nasa'i, Maktaba Urdu Shamila, Hadith No: 451.